سرکاری رپورٹ 　　　　　　　　 سترھواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۲۱ر جون ۱۹۹۹ء بمطابق ۶ر ربیع الاول ۱۴۱۹ ہجری

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔	۵
۲	وقفہ سوالات۔	۶
۳	رخصت کی درخواستیں۔	۳۱
۴	میزانیہ بابت سال ۲۰۰۰-۱۹۹۹ء پر عام بحث۔	۳۲

جلد [illegible] 　　　　　　　　 شمارہ [illegible]

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا سترھواں اجلاس مورخہ ۲۱/جون ۱۹۹۹ء بمطابق ۶/ربیع الاول ۱۴۱۹ ہجری بوقت ۱۱ بجکر ۳۰ منٹ پر زیر صدارت جناب اسپیکر میر عبدالجبار خان بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

تلاوت قران پاک وترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ

صدق الله العظيم

ترجمہ :- اور ترجمہ قرآن پڑھا جائے تو توجہ سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو۔ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اور اپنے پروردگار کو دل میں عاجزی اور خوف سے اور پست آواز سے صبح وشام یاد کرتے رہو۔ اور دیکھنا غافل نہ ہونا۔

جناب اسپیکر: وقفہ سوالات۔ ڈاکٹر تارا چند سوال نمبر ۵۸۸ دریافت فرمائیں۔

۵۸۸X۔ڈاکٹر تارا چند:

کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے اے ڈی پی میں اقلیتی برادری کی فلاح و بہبود اور ترقی سے متعلق کل کس قدر اسکیمات / منصوبے شامل کیئے گئے ہیں اور موجودہ بجٹ کی تکمیل کے لئے کل کس قدر رقم مختص کی گئی ہیں نیز یہ منصوبہ کب اور کن شہروں میں پایہ تکمیل کو پہنچیں گے۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات:

ہر مالی سال کے دوران حکومت عوامی فلاح و بہبود کے لئے اجتماعی نوعیت کی اسکیموں کو سالانہ ترقیاتی منصوبہ میں شامل کرتی ہے۔ ان منصوبوں میں اقلیتی برادری سے متعلق کوئی خصوصی یا علیحدہ اسکیم شامل نہیں کرتی ہے۔

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے ضمنی سوال آپ کا۔

ڈاکٹر تارا چند: جناب اسپیکر یہ جواب کوئی بھی اسکیم نہیں رکھی گئی ہے MINIORITY آیا اس کی کیا وجہ ہے وزیر موصوف بتانا پسند کریں گے۔

مولانا امیر زمان (وزیر محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ): جناب اسپیکر ترقیاتی حوالے سے میرے خیال میں اقلیتی برادری یا ہمارے مسلمان بھائی جو بھی ہے اس کے درمیان کوئی فرق نہیں اگر کئی روڈ بنتا ہے یا واٹر سپلائی وغیرہ۔

جناب اسپیکر: معزز وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ خصوصی طور نہیں بلکہ نوعیت دیکھ کر اسکیم دی جاتی ہے

ڈاکٹر تارا چند: جس طرح ملک میں اقلیتوں کے لئے خصوصا بات کی جاتی ہے کہ حقوق دیے جا رہے ہیں اگر ان کی فلاح و بہبود کیلئے ایک آدھ اسکیم رکھ دی جاتی تو اس میں کوئی گناہ نہیں ہوتا یا نقصان نہیں ہوتا افسوس کی بات شکریہ۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر ۶۱۳ عبدالرحیم خان مندوخیل۔

x ۶۱۳ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیاوزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم جولائی ۱۹۹۷ء سے محکمہ متعلقہ اور اس سے منسلک محکموں/اداروں کے بشمول وزیر، کن کن آفیسران اور اہلکاران کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں ان آفیسران اور اہلکاران کے نام وعہدہ فراہم کردہ گاڑی رجسٹریشن نمبر بمعہ تاریخ الاٹمنٹ اور دیگر ضروری کوائف کی ضلع وار تفصیل کیا ہے۔

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء سے تاحال مذکورہ ہر گاڑی کے (POL) ومرمت پر آمدہ اخراجات کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: (بیوروآف واٹر ریسورسز)

یکم جولائی ۱۹۹۷ء سے بیوروآف واٹر ریسورسز جوکہ محکمہ متعلقہ کا ایک پراجیکٹ ہے کے آفیسران اور اہلکاران کوفراہم کی گئی سرکاری گاڑیوں کی تفصیل اوران آفیسران واہلکاران کے نام وعہدہ فراہم کردہ گاڑی رجسٹریشن نمبر بمعہ تاریخ الاٹمنٹ اور دیگر ضروری کوائف کی تفصیل یہ ہے۔

فراہم کردہ گاڑی نمبر	نام جس کوگاڑی فراہم کی گئی	تاریخ الاٹمنٹ
۱۔ کیواے جے ۳۲۱۷	محمد بشیر خواجہ (چیف پلاننگ انجینیر)	دسمبر ۱۹۹۸ء
۲۔ کیواے جے ۳۸۳۱	امجد علی شاہ (سینیر ہائیڈروجیالوجسٹ)	دسمبر ۱۹۹۳ء
۳۔ جی اے ۵۴۳۱	محمد شکیل اعظم (سینیر ریسرچ آفیسر)	دسمبر ۱۹۹۳ء

۴۔ کیوائے ڈی ۳۱۰ ے عبدالرزاق بیجی (ہائیڈروجیالوجسٹ) دسمبر ۱۹۹۴ء

۵۔ کیواائے ڈی ۳۳۴۱ جمیل احمد بادینی (جونیئر ہائیڈروجیالوجسٹ) دسمبر ۱۹۹۵ء

۶۔ کیوائے جے ۳۲۱۹ محمد سعید (ریسرچ آفیسر) دسمبر ۱۹۹۸ء

۷۔ کیوائے جے ۳۲۱۸ محمد منیر رانا (ہائیڈروجیالوجسٹ دسمبر ۱۹۹۷ء

۸۔ کیوائے جے ۴۵۱۹ حبیب افضل (ہائیڈروجیالوجسٹ) نومبر ۱۹۹۸ء

یکم جولائی ۱۹۹۷ء سے تا حال مذکورہ ہر گاڑی کے (پی۔او۔ایل) مرمت پر آمدہ اخراجات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

فراہم کردہ گاڑی نمبر	نام جس کو گاڑی فراہم کی گئی	پی او ایل پر آمادہ اخراجات	مرمت پر آمدہ اخراجات
۱۔ کیوائے جے ۳۲۱۷	محمد بشیر خواجہ (چیف پلاننگ انجینیئر)	۱۵۳۶۵ روپے	۱۹۱۲۰ روپے
۲۔ کیوائے جے ۳۸۳۱	امجد علی شاہ (سینیئر ہائیڈروجیالوجسٹ)	۴۰۲۵۸ روپے	۱۵۸۸۰ روپے
۳۔ جی اے ۵۴۴۱	محمد شکیل اعظم (سینیئر ریسرچ آفیسر)	۲۰۸۳۵ روپے	۸۵۸۳ روپے
۴۔ کیوائے ڈی ۳۱۰ ے	عبدالرزاق خلیجی (ہائیڈروجیالوجسٹ)	۲۲۵۶۴ روپے	۱۴۴۰۰۰ روپے
۵۔ کیواائے ڈی ۳۳۴۱	جمیل احمد بادینی (جونیئر ہائیڈروجیالوجسٹ)	۱۳۹۵۸ روپے	۱۳۲۷۰ روپے

نیشنل ڈرینج پروگرام

گاڑی کی رجسٹریشن نمبر	ماہ/سال	تاریخ فراہمی	زیر استعمال
N.D - ۴۲	۹۸/۷	۹۸/۱۰	غلام عثمان بابئی پراونشل کوآرڈینیٹر
O.T - ۷۵۵۰	۹۸/۷	۹۸/۱۰	مختلف دفتری کام

گاڑی نمبر	ماہ/سال	پی او ایل	مرمت	وضاحت
N.D - ۴۲	۱/۷/۹۸	۳۴۹۳۸	۳۶۷۱۰	ورکنگ گروپ کی میٹنگ کے دوران
	۵/۴/۹۸			پی او ای پر تقریباً ۲۳۰۰۰ روپے خرچ
" L.O.T - ۷۵۵۰		۳۴۳۸۳	۳۹۵۷۲	ہوئے جو اس میں شامل ہے۔

منصوبہ بندی و ترقیات

تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام آفیسران	عہدہ	رجسٹریشن نمبر	تاریخ الاٹمنٹ	مرمت	پی او ایل
۱۔	مولانا امیر زمان	سینئر وزیر	کیو اے ایف ۸۲۷۳	-	۱۳،۲۱۵/= روپے	۹۲،۳۰۴/= روپے
۲۔	فیض اللہ	پرائیویٹ سیکریٹری ٹو سینئر وزیر	کیو اے ایف ۸۲۷۰	-	۱،۷۱،۲۵۰/= روپے	۵۱،۳۹۵/= روپے
۳۔	سعید احمد ہاشمی	وزیر برائے اصلاحات و تعمیرات	کیو اے ای ۲۹۶-۳۳	۹-۴-۹۸	۷۴،۸۴۰/= روپے	۳۷،۵۱۶/= روپے
۴۔	محمد یونس مندوخیل	سابق اضافی معتمد اعلیٰ ترقیات	کیو اے ایچ ۲۵۶۰	۱-۴-۹۷	۳۱،۲۵۵/= روپے	۷۵،۲۵۰/= روپے
۵۔	میجر جوری	اضافی معتمد اعلیٰ	کیو اے ایچ ۳۳۳۹	۱-۴-۹۸	۱،۱۳،۳۳۹/= روپے	۸۰،۲۹۸/= روپے
۶۔	عاشق حسین	پرائیویٹ سیکریٹری	کیو اے ای ۱۹۵۵	۲۰-۴-۹۹	۲۳،۵۰۰/= روپے	۳۲،۹۲۵/= روپے
۷۔	قادر علی	پی اے ٹو اضافی معتمد اعلیٰ	کیو اے ایف ۲۱۱۴	۱۵-۴-۹۹	۳۸،۳۰۵/= روپے	۲۸،۲۲۸/= روپے
۸۔	محمد امین	سیکریٹری (ترقیات)	کیو اے جی ۹۸۱	۲۰-۱۲-۹۸	۲۷،۲۳۰/= روپے	۱،۱۶،۵۳۶/= روپے
۹۔	فصیح الدین	سیکریٹری (محصولات)	کیو اے جی ۹۸۲	۱۵-۴-۹۹	۲۵،۰۹۷/= روپے	۱،۱۶،۳۹۸/= روپے
۱۰۔	میجر ہارون رشید	کمشنر کوئٹہ	کیو اے ایف ۸۲۹۸	۷-۴-۹۳	Nil	Nil
۱۱۔	ڈاکٹر رشید ترین	ڈی جی ہیلتھ	کیو اے ایف ۹۰۳۳	۱-۴-۹۱	Nil	Nil
۱۲۔	حبیب اللہ خان	ڈائریکٹر جنرل بیپ	کیو اے ای ۶۹۰۲	۱۱-۴-۹۹	۶۰،۳۹۹/= روپے	۳۷،۷۱۲/= روپے
۱۳۔	ایم اے رشید	چیف اکانومسٹ	کیو اے ڈی ۵۵۳۰	۱-۱۲-۹۷	۱۱۵۹۴/= روپے	۱۵۴۴۳/= روپے
۱۴۔	جاوید اختر	سابقہ ایڈیشنل سیکریٹری	کیو اے ایف ۷۸۵۷	۵-۴-۹۸	۳۶،۷۲۵/= روپے	۳۵۶۷۴/= روپے
۱۵۔	محمد شفیق ڈار	ڈائریکٹر پی او ایس	کیو اے ای ۷۱۰	۲-۶-۹۱	۲۳۳۵۱/= روپے	۲۹۴۳۶/= روپے
۱۶۔	جی ایم مری	چیف [illegible] سیکشن	کیو اے جی ۹۷۸	۱-۴-۹۷	۶۹۹۴/= روپے	Nil
۱۷۔	عبدالرؤف کاسی	"	کیو اے ای ۸۲۷۵	۱۳-۵-۹۱	۲۷۳۰/= روپے	"
۱۸۔	احمد خان بگٹی	"	کیو اے ایف ۹۲۹۵	۲-۹-۹۱	۱۱۷۷۲/= روپے	"
۱۹۔	انوار الحق بدر	"	کیو اے ایف ۱۸۸۱	۱-۷-۹۱	۱۲۵۵۰/= روپے	"
۲۰۔	شاہد پرویز	"	کیو اے ایف ۲۱۱	۲-۱-۹۲	۵۷۴۳/= روپے	"
۲۱۔	سید سرور علی شاہ	چیف آف سیکشن	کیو اے ایف ۲۱۱۴	۷-۴-۹۸	۶۳۳۴/= روپے	"
۲۲۔	تاج ایم فیض	"	کیو اے ایف ۲۱۱۶	۲-۳-۹۷	۱۸۰/= روپے	"
۲۳۔	الطاف حسین بھٹی	"	کیو اے جی ۹۷۱۳	۵-۴-۹۸	۱۸۰۰/= روپے	"
۲۴۔	ایڈون پاشا	"	کیو اے ایف ۲۱۱۵	۷-۴-۹۶	۱۱۳۲۰/= روپے	"

نمبر شمار	نام آفیسران	عہدہ	رجسٹریشن نمبر	تاریخ الاٹمنٹ	مرمت	پی او ایل
۲۵۔	حاجی محمد	چیف آف سیکشن	کیو اے ایف۔۲۱۱۳	۷۔۹۔۹۵	Nil	Nil
۲۶۔	محمد اسلم شاکر	"	کیو اے ای ۹۔۲۳۷۹	۷۔۱۰۔۹۸	۱۳۷۷۲/= روپے	
۲۷۔	جاوید رضوی	"	ایل ایچ ای ۲۱۸۱	۱۵۔۵۔۹۱	۱۴۷۷۲/= روپے	"
۲۸۔	ثاقب عزیز	اسسٹنٹ چیف	کیو اے ڈی ۲۵۵۱	۲۳۔۲۔۹۹	۱۱۰۰۰/= روپے	۳۸۷۷۶/= روپے
۲۹۔	غوث بخش	"	کیو اے جی ۱۹۱۱	۳۔۲۔۹۹	۵۵۷۷۲/= روپے	۳۳۷۹۵/= روپے
۳۰۔	عطا محمد کاسی	ڈپٹی ڈائریکٹر	کیو اے ایف۔۱۳۹۱	۲۔۱۔۹۷	۱۸۷۶۵/= روپے	۱۱۹۳۵/= روپے
۳۱۔	عصمت اللہ کاکڑ	ڈی ایس حلقہ	کیو اے جی ۹۷۲	۲۔۲۔۹۷	۱۸۵۱۵/= روپے	۳۸۷۹۰/= روپے
۳۲۔	محمد یٰسین	اے۔ ڈی پروٹوکول	کیو اے ڈی ۴۵۲۳	۷۔۲۔۹۱	۳۵۳۳۲/= روپے	۳۰۲۷۰/= روپے
۳۳۔	محمد علی	ایس او ایڈمن	کیو اے ڈی ۵۸۷۸	۷۔۲۔۹۹	۵۷۱۵/= روپے	۱۳۹۳۸/= روپے
۳۴۔	خدائے داد	ریسرچ آفیسر	کیو اے ڈی ۳۹۸۲	۱۲۔۷۔۹۷	۳۸۰۰۰/= روپے	۲۳۳۱۲/= روپے
۳۵۔	اکرام الحق	"	کیو اے ایف۔۷۸۹۵	۷۔۲۔۹۹	Nil	Nil
۳۶۔	عبدالحسین	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	کیو اے جی ۹۷۲	۳۔۲۔۹۹	۱۸۷۷۲/= روپے	۱۳۳۳۰/= روپے
۳۷۔	طارق نظیر	سپرنٹنڈنٹ	کیو اے جی ۳۳۳۰	۱۔۱۔۹۸	۲۲۹۳۶/= روپے	Nil
۳۸۔	ایپلان پروجیکٹ	"	کیو اے ایف ۷۷۳۱	۷۔۲۔۹۹	Nil	"
۳۹۔	پول	پول	کیو اے ایچ ۲۱۵۱	-	۱۷،۲۹۵/= روپے	"
۴۰۔	"	"	کیو اے ایچ ۹۱۰۰	-	۲۲،۸۵۰/= روپے	"
۴۱۔	پول	پول	کیو اے ایف۔۷۷۳۲	۲۰۔۱۲۔۹۸	۵۷،۸۵۱/= روپے	۱۰۹،۸۷۲/= روپے
۴۲۔	پول	پول	کیو اے ایف۔۱۳۹۲	۱۵۔۲۔۹۹	۲۳،۹۰۱/= روپے	۱۵۳۲۲/= روپے
۴۳۔	عبدالعلی	ٹرانسپورٹ آفیسر زراعت	کیو اے جی ۵۹۸۹	۷۔۲۔۹۹	Nil	Nil
۴۴۔	ناقابل استعمال	-	کیو اے ایف۔۸۷۷۲	-	-	-
۴۵۔	"	-	کیو اے اے ۹۳۸۹	-	-	-
۴۶۔	"	-	کیو اے ۹۰۹	-	-	-
۴۷۔	عبدالباری	ریسرچ آفیسر	کیو اے ای ۶۹۵۲	۱۔۲۔۹۹	۳۸،۰۰۰/= روپے	۲۳،۳۱۲/= روپے

مولانا امیر زمان: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا اگر کوئی ضمنی سوال ہو۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اسپیکر صفحہ نمبر ۷ پر نمبر ۶ دیکھئے تقریباً ایک مہینے میں یا دو مہینے میں ۲۳ ہزار مرمت اور ۳۲ ہزار پٹرول کا خرچہ ہے اسی طرح سیریل نمبر ۹ کو دیکھئے یہ گاڑی ۱۵ فروری کو الاٹ ہوئی ہے لیکن اس کے تیل کا خرچہ ایک لاکھ ۱۶ ہزار جو کہ میرے نظر میں بہت بڑا خرچہ ہے۔

مولانا امیر زمان (وزیر محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ): معزز رکن درست فرمارہے ہیں

کہ تیل کا خرچہ زیادہ ہے اس کی ہم انکوائری کرائیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: سیریل نمبر ۵ کو دیکھئے مرمت پر ایسی ایک لاکھ تیرہ ہزار اس طرح اور بہت سے ایسے ایٹم ہے اس میں ممکن ہی نہیں جتنا بھی خرچہ کریں۔

مولانا امیر زمان (وزیر محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ): جناب اسپیکر میں عرض کرتا ہوں کہ حقیقتاً زیادہ خرچہ ہے میں اس کی تحقیق کر کے معزز رکن کو بتادونگا۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اسپیکر صفحہ نمبر ۱۰ اور ۱۱ پر سیریل نمبر ۴۱، ۴۰، ۳۹ پر صرف پول لکھا ہوا ہے پول کا مطلب منسٹر کے پول پر ہے سیکرٹری کے پول پر ہے یا کسی اور سوئنگ پول پر ہے۔

مولانا امیر زمان (وزیر محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ): سوئنگ پول ہمارے پاس نہیں اختر صاحب کے دور میں بھی نہیں بنائے یہ ہمارے اپنے محکمے کے پول ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: پول کے ان گاڑیوں کا خرچہ بھی بہت زیادہ ہے اپنے ٹائم کے لحاظ سے آپ زرا ان کو چیک کریں۔

مولانا امیر زمان (وزیر محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ): خان صاحب اس میں اس طرح ہے کہ جو پول کی گاڑیاں جب ہم کبھی دورے پر جاتے ہیں تو ان گاڑیوں کو استعمال میں لاتے ہیں یا باہر سے کوئی آجاتے ہیں تو وہ بھی انہی پول والے گاڑیوں کو استعمال کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: اگلا سوال عبدالرحیم خان مندوخیل۔

۲۳۲X جناب عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) مالی سال ۹۹۔۱۹۹۸ء کے سالانہ ترقیاتی وغیرہ ترقیاتی بجٹ سے محکمہ متعلقہ اور اس سے منسلک محکموں / اداروں میں جاری نئے ومرمت اور دیگر اسکیموں / پراجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے نیز ترقیاتی اور غیر ترقیاتی مد میں کل کتنی رقم مختص کی گئی ہے۔ اور ہر اسکیم / پراجیکٹ کے لئے مختص ترقیاتی وغیر ترقیاتی رقم کی علیحدہ علیحدہ اسکیم / پراجیکٹ اور ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال مذکورہ ہر اسکیم/ پراجیکٹ کے کام کا مکمل کردہ فیصد حصہ تاریخ اشتہار ٹینڈرز بمعہ نام ٹھیکیدار (گروہوں) اور اس کام پر ابتک تنخواہوں اور دیگر ادا شدہ رقم کی تفصیل کیا ہے؟ نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام/ اسکیم اور پراجیکٹ وغیرہ کا جتقدر حصہ مکمل نہیں ہوا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں۔

(ج) مالی سال ۹۸-۱۹۹۷ کے دوران شروع کیے گئے محکمہ متعلقہ کے جاری، نئے اور مرمت و دیگر اسکیم/ پراجیکٹ تکمیل کے کس مرحلے میں ہیں ضلع وار تفصیل دی جائے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات: (بیورو آف واٹر ریسورسز)

مالی سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے سالانہ ترقیاتی وغیرہ ترقیاتی بجٹ سے متعلقہ اور اس سے منسلک پراجیکٹ بیورو آف واٹر ریسورسز کو فراہم کردہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی مد میں رقم کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(الف) **کل ترقیاتی فنڈ:** ۹٫۴ ملین کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ تنخواہ اہلکاران و دیگر الاؤنس	۹٫۲۹۵ ملین
۲۔ مرمت و دیکھ بھال	۰٫۱۰۵ ملین
کل غیر ترقیاتی فنڈ:	۲٫۱۷ ملین
تنخواہ اہلکاران و دیگر الاؤنس	۲٫۱۷ ملین

(ب) پراجیکٹ بیورو آف واٹر ریسورسز میں تنخواہوں کی مد میں خرچ شدہ رقم کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ۵٫۹۷۸ ملین فراہم کی گئی۔ مزید براں ۹۸-۹۷ء پراجیکٹ ھذا کے تحت کوئی نئی سکیم شروع نہیں کی گئی۔

(ج) ۹۸-۱۹۹۷ء کے دوران کسی نئی اسکیم پر کام شروع نہیں کیا گیا اور پراجیکٹ ھذا کا کام زمین کے اوپر اور زیر زمین پانی کے نیٹ ورک کی دیکھ بھال ہے۔

نیشنل ڈرینج پروگرام

(الف) بین الاقوامی ترقیاتی ادارہ اور حکومت پاکستان کے فنڈ سے کریش پروگرام کے تحت ڈیسیلیٹیشن

آف پیرنیل/فلڈ ایریگیشن اسکیم کیلئے ٹینڈر وغیرہ طلب کئے جا چکے ہیں۔

تفصیل لف ہے۔

(ب) پراجیکٹ/اسکیمیں زیر تکمیل ہیں اور اب تک کوئی ادائیگی نہیں ہوئی ہے۔

(ج) ۹۸-۱۹۹۷ء کے مالی سال کے دوران کوئی اسکیم/پراجیکٹ شروع نہیں ہوا ہے۔

ایریا ڈویلپمنٹ پروگرام:

(الف) علاقائی ترقیاتی پروگرام بلوچستان۔

ضلع وار تفصیل: کوئٹہ۔پشین۔لورالائی۔قلعہ سیف اللہ۔موسیٰ خیل، مستونگ۔قلات۔ خضدار۔ترقیاتی مد میں مختص رقم ایک کروڑ روپے برائے سال ۹۹-۱۹۹۸ء اب تک فنڈ ریلیز NIL یعنی صفر ہے۔

(ب) اخراجات:۔ NIL یعنی صفر ہے۔

وجوہات تاخیر:۔ پی سی 1۔ (PC-I) کی تاخیر سے منظوری از سی ڈی ڈبلیو پی (CDWP) اور ایکنیک (ECNEC)، ایکنیک (ECNEC) سے منظوری کی تاریخ ۸ فروری ۱۹۹۹ء ہے۔

(ج) پی اینڈ ڈی (P&D) اور فنانس ڈیپارٹمنٹ سے ابتک فنڈز ریلیز نہیں ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر 632 کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اسپیکر یہ جو پروگرام ہے شروع ہے ہم یہ کہتے ہیں تاخیر ختم کر کے شروع کرائیں یہ تجویز ہے۔

سردار عبدالرحمان کھیتران: میں یہ سوال کرتا ہوں کہ علاقائی ترقیاتی پروگرام اس میں ضلع وار لکھا ہوا ہے ضلع کوئٹہ پشین موسیٰ خیل قلات خضدار۔۔۔۔۔۔ وغیرہ میں سینئر منسٹر سے پوچھوں گا کہ یہ کس ترتیب سے رکھے گئے اور اس میں باقی اضلاع کیوں شامل نہیں کیے گئے میں گزارش کروں گا کہ باقی ضلع لورالائی موسیٰ خیل ایک ہی حلقے کے دو ضلعے ڈال دیے گئے ہیں اسی طریقے سے کوئٹہ پشین نزدیک ہیں باقی کو بھی شامل کرنا چاہیے۔

مولانا امیر زمان (سینیئر منسٹر): جو عبدالرحمان صاحب کہہ رہے ہیں اس کی پی ڈی ایس پی کی میٹنگ میں بات ہوگئی ہے اس کا فیصلہ ہوا تھا کہ باقی اضلاع بھی شامل کرادیں گے۔

جناب اسپیکر: خود شروع کرا رہے ہیں جلد شروع کرا رہے ہیں۔

سردار عبدالرحمان کھیتران: جناب اس کی میں نے کیبنٹ میں بھی بات کی تھی جب بھی غیر ممالک کے امداد آئے تو جو بھی بلوچستان کے علاقے ہیں اس میں سب کو حق ملنا چاہیئے صرف ایک کونہ ہو میں اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب ضلع وار اور اسکیموں کی تفصیل وزیر صاحب دے دیں تو مہربانی ہوگی۔

مولانا امیر زمان سینیئر منسٹر: دوسرے اجلاس میں دے دیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر ۶۶۷ عبدالرحیم خان مندوخیل۔

۶۶۷ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم جولائی ۹۸ء سے تا حال محکمہ متعلقہ میں جن مختلف آسامیوں پر بھرتی کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں ان تمام آسامیوں کی تفصیل بمعہ گریڈ مطلوبہ، ضلع رہائش تعلیمی محکمانہ و دیگر تربیتی کورسز و دیگر مطلوبہ اہلیت، تاریخ اشتہار بمعہ نام، اخبار کی تفصیل بھی دی جائے۔

(ب) مذکورہ اسامیوں پر بھرتی کے لئے وقت مقررہ کے اندر یا بعد میں درخواست دہندہ امیدواروں کے نام بمعہ ولدیت، پتہ، ضلع، رہائش تاریخ، درخواست، مطلوبہ تعلیمی قابلیت، محکمانہ و دیگر کورسز، نیز تاریخ ومقام انٹرویوں اور حاکم انٹرویو کنندہ کمیٹی کی ریمارکس کی تفصیل بھی دی جائے۔

(ج) یکم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال مذکورہ بالا امیدواروں میں سے مذکورہ آسامیوں پر بھرتی کردہ امیدواروں کے نام بمعہ ولدیت، پتہ، ضلع رہائش تاریخ درخواست، تعلیمی اہلیت، محکمانہ و دیگر تربیتی کورسز کی تفصیل نیز تاریخ انٹرویو، حاکم انٹرویو کنندہ کمیٹی تاریخ بھرتی، گریڈ، اور حاکم بھرتی کنندہ کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات:

جواب ضخیم ہے۔لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر 667 کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب یہ زراعت کی جو پوسٹیں ہیں وہ امتحان بھی پاس کر گئے ہیں آپ نے دیا بھی ہے اس پر مزید اسسٹنٹ ایگریکلچر انجینیر گریڈ سترہ اس میں جو تفصیلات ہیں انٹرویو ہو چکا ہے پاس ہیں اس میں کیا کارروئی کی ہے۔

مولانا امیر زمان (سینیئر منسٹر): خان صاحب اس کی موجودہ صورت حال یہ ہے کہ یہ کیس کورٹ میں ہے اور ایک آدمی کورٹ میں گیا ہے اس لئے یہ تاخیر ہوگئی ہے اور عدالت نے اسٹے کردیا ہے یہ عدالت کا حکم ہے لہذا اس پر اسٹے ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: بیاڈ کے جو ملازم ہیں نائب قاصد ہیں ان کا کیا کر رہے ہیں سرپلس لوگ آئے ہیں۔

مولانان امیر زمان (سینیئر منسٹر): اس کے بارے میں کابینہ کا فیصلہ ہے کہ بیاڈ کے جو سرپلس ملازمین ہیں جہاں بھی صوبے میں خالی پوسٹیں ہوں اس میں ایڈجسٹ کیا جائے اگر ہمارے پاس پوسٹیں ہونگی ایڈجسٹ کرلیں گے کچھ کیے ہیں باقی جو رہتے ہیں ان کو ایڈجسٹ کیا جائے گا۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر۶۹۴ ڈاکٹر تاراچند۔

X۶۹۴ ڈاکٹر تاراچند:

کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

مالی سال ۹۹۔۱۹۹۸ء کے بجٹ میں محکمہ متعلقہ کے لئے ترقیاتی وغیرہ ترقیاتی مدات میں کل کسقدر رقم مختص کی گئی ہے نیز مذکورہ مدت میں شروع کیے گیے ترقیاتی کاموں کیلیے مختص کی گئی رقوم پراجیکٹ کا نام علاقہ کام کی نوعیت رفتار کام اور ابتک کل خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل دی جائے۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات:

جواب ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: جی جناب جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

مولانا امیر زمان (وزیر منصوبہ بندی وترقیات): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: کوئی ضمنی سوال ہو آپکا ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر تارا چند: جناب اسپیکر یہ بہت لمبا سا جواب ہے لیکن ایئی ٹائم دیا گیا ہے اگر یہ گھر بھجوا دیا جاتا تو آپ میں ضمنی کر لیتا اس میں ایک چیز جو سامنے آئی ہے۔

جناب اسپیکر: یہ آپ نے فرمایا کہ جواب ابھی ملا آپ کو یہ ہماری اسمبلی کی روایت کہ اس کو ٹیبل کرتے ہیں ورنہ یہ تمام ضخیم جتنے بھی ہوتے ہیں جوابات یہ لائبریری میں ہوتے ہیں اور ذمہ داری ممبر صاحب کی ہوتی ہے کہ وہاں جا کر خود دیکھیں یہ تو یہاں پر ہم ایسے کر رہے ہیں کہ آپ سب کو ٹیبل کر دیتے ہیں آگے سوال کیجئے گا۔

ڈاکٹر تارا چند: تو اسپیکر صاحب یہ جو بھی پراجیکٹ اس میں دیکھنے میں نظر آ رہے ہیں وہ سارے لورالائی کے ہیں آخر کیا وجہ ہے کہ سارا صوبہ صرف لورالائی تو نہیں ہے تو اس کی وجہ ہم پوچھنا چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر: کہتے ہیں کہ جی تمام سب لورالائی کے پراجیکٹ ہیں۔

مولانا امیر زمان (وزیر منصوبہ بندی وترقیات): کون سے صفحے کی بات کر رہا ہے تھوڑی سی وضاحت کر لیں کس جگہ کی آپ بات کر رہے ہیں کس حوالے سے کس پراجیکٹ کی آپ بات کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: کون کون سے پراجیکٹ ہیں لورالائی کے۔

ڈاکٹر تارا چند: جی بتا دیتے ہیں یہ جواب ہے ۱۹۹۸ء۹۹ء میں غیر ترقیاتی مدات میں مبلغ ۱۹۸۷ روپے مختص کی گئی ہے اس میں یہ ہے کہ دو تین اور بھی اس میں یہ ہے کہ دو تین اور بھی ڈویژن ہے اس میں لورالائی بھی ہے ایک یہ ہے تو دو تین جگہ پر اسطرح جو بھی دیکھا یا گیا دو تین ڈویژن کے ساتھ لورالائی کا

نام ضرور ہے۔

جناب اسپیکر: ڈاکٹر صاحب پارٹیکولر سوال کریں کہ فلاں اسکیم لورالائی کو دی گئی ہے فلاں اسکیم لورالائی کو دی گئی ہے۔ فلاں اسکیم لورالائی کو دی گئی ہے۔ اسطرح بولئے نہ آپ۔ اس طرح بتائے آپ۔

ڈاکٹر تارا چند: یہ ڈیلے ایکشن ڈیم ہیں اور اریگیشن کی مد میں ہے اس طرح کے۔

جناب اسپیکر: آپ ان سے سوال کریں۔ سوال کریں کر سکتے ہیں he is free۔

ڈاکٹر تارا چند: میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اچھی بات ہے لورالائی بھی صوبے کا حصہ ہے لیکن وزیر صاحب تھوڑا مہربانی کیا کریں اور بھی اضلاع ہیں۔ مہربانی۔

جناب اسپیکر: اچھا Thank You آئندہ مہربانی کیا کریں جی اور اضلاع بھی ہیں اگلا سوال جی میر محمد اسلم گچکی صاحب جی جناب۔

۱۰۷x میر محمد اسلم گچکی:

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال ۹۹۔۱۹۹۸ء کے دوران سالانہ پلان میں پاس شدہ اسکیمات پر کس قدر عمل درآمد ہوا ہے نام اسکیم خرچ رقم اور تکمیل فیصدی کام کی تفصیل دی جائے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:

سوال ہذا کا جواب مندرجہ بالا سوال نمبر ۲۹۴ میں دیا جا چکا ہے۔

جناب اسپیکر: جواب جی پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

مولانا امیر زمان (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جی کوئی ضمنی ہو تو فرمایئے گچکی صاحب۔

میر محمد اسلم گچکی: ایک ضمنی سوال ہے یہ جو ٹیبل پر جواب مجھے موصول ہوا ہے پیج نمبر ۲۴ یہ ۹۹،۹۸ کی اسکیمیں یہ روڈ سیکٹر میں یہ میرے ڈسٹرکٹ میں مشکے تو جاہو روڈ آواران اس کے لئے ۵۰ ملین مختص ہے اور ۹، ۵ HUNDRED یہ ایلوکیشن ہے لیکن اس میں ریلیز کوئی دکھائی نہیں دی گئی ہے۔

جناب اسپیکر۔ کیا نہیں دیکھایا گیا۔

میر محمد اسلم بجگی: اموئنٹ ریلیز نہیں ہوا جی ایلوکیشن ہے لیکن اموئنٹ ریلیز نہیں ہے اور اس کا ریلیز نہیں ہے یہ وجہ بتا سکتے ہیں۔

مولانا امیر زمان (وزیر منصوبہ بندی وترقیات): اسلم بجگی صاحب آپ کو معلوم ہو کہ میں نے آپ سے گذارش کی کہ وہ پی سی ون جتنی جلدی آپ پہنچا دینگے پیسے ہم ریلیز کرائیں گے اور PWO جو وہ طریقہ کار ہے وہ کروا کے پیسے دے دیں گے اس میں انشاء اللہ کوئی خرچ نہیں ہوگا اور جہاں تک آپ لورالائی کی بات کرتے ہیں وہ یقیناً پی سی ون آچکے ہونگے اور PWO ہوگی ہے اس لئے وہ پیسے ریلیز ہوگئے یقیناً آپ کے پیسے زیادہ ہیں۔ (مداخلت) آب بھی اگر آپ دے دیں تو ہم ابھی ریلیز کروالیں گے شاید وہ بھی خرچ نہ ہو سکے فسٹ جولائی سے ہم آپ کو ریلیز کروادیں گے آپ پی سی ون پہنچادیں۔

جناب اسپیکر: چلئے جی ضمنی سوال سردار اختر جان۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اسپیکر مولانا صاحب کہہ رہے ہیں کہ پی سی ون ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے کہ وہ ڈیپارٹمنٹ پی سی ون بنا کر لے آئیں نمبر ۲ وہی اسکیمات موجود جو آپ کی PSDP ہے اس میں ڈرافٹ کروی گئی ہے وہ ڈرافٹ کردی گئی ہے تو اس کا پی سی ون بنانے کا فائدہ کیا آپ موجودہ PSDP دیکھیں اسکیمات ڈرافٹ کروی گئی ہیں۔

مولانا امیر زمان (وزیر منصوبہ بندی وترقیات): نہیں جو On Going! اسکیمات ہیں وہ ڈرافٹ نہیں ہیں کوئی بھی ڈرافٹ نہیں ہے۔

پرنس موسیٰ جان: ڈرافٹ ہے جناب یہ میں آپ دیکھا دیتا ہوں ۹۹،۹۸ کا میرا جناب ضمنی سوال ان سے یہ ہے مولانا صاحب میرے ساتھ ثبوت ہے پروف ہے یہ اسپیکر صاحب ۹۹،۹۸ میں روڈ سیکشن میں سر ۸۶ یہ کردگاپ ناؤن ٹو NAHA one Killo Metter سر میں دو دفعہ مولانا صاحب لکھ کردیا ہے میں ACS صاحب کے پاس گیا ہوں یہ پیسے رکھے ہوئے تھے سب ریلیز ہوگئے Except یہ ایک کلومیٹر سر جو کردگاپ ایک بہت بڑا شہر ہے کم از کم اس میں سات آٹھ ہزار آدمی رہتے ہیں تو شگی ہائی وے

سے ایک کلومیٹر پر ہے یہ منظور شدہ نو لاکھ روپے ہے سر اور یہ سر اس سال کا ۹۹ء Two Thousand کارڈ میں اس میں کہیں پر بھی یہ نہیں ہے سر اور یہ ریلیز سر میں ان کو دکھا سکتا ہوں وہ کہتا ہے تو میں دکھا دونگا یہ ریلیز ہے سر جناب دیکھنے میں یہ ہے کہ جتنے آج کل روڈز ہیں سب یا وہ لورالائی میں ہے تربت میں جعفر آباد میں ہے سر۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں اسی سوال کو آپ رکھ لیں کردگاپ والے کو آپ رکھیں نہ آپ فرماتے ہیں کردگاپ والا جو روڈ فرما رہے ہیں۔

پرنس موسیٰ جان: سر وہ ڈرافٹ ہو گیا کیوں ڈرافٹ ہو گیا۔

جناب اسپیکر: جناب مولانا صاحب۔

پرنس موسیٰ جان: جب وہ منظور شدہ تھا اور آپ کا خط بھی میرے ساتھ موجود ہے اور میجر نادر علی صاحب اے سی ایس کے سامنے آپ کو کہا آپ نے اس کو تنبیہ کی آپ نے ان کو ڈانٹا لیکن اس کے باوجود بھی جب میں نے نچلی سطح پر معلوم کروایا جناب پی اینڈ ڈی میں وہ لوگوں کا نام میں نہیں لونگا انہوں نے کہا کہ پیسہ ہے ریلیز نہیں کر رہے ہیں وجہ کیا ہے۔ وہ اس کو ریلیز کیوں نہیں کر رہے ہیں تو جناب اس سے زیادہ آپ کہیں کہ زیادتی کیا ہو سکتی ہے اپوزیشن کے ساتھ اس سے زیادتی کیا ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں سوال کریں جی بہتر ہے ریلیز کیوں نہیں کیا بس اتنی سی بات ہے یہ۔

مولانا امیر زمان (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات): میری گذارش یہ ہے جس کی میں آپ کے ساتھ وعدہ کیا ہے وہ میری انشاء اللہ وعدہ۔

پرنس موسیٰ جان: لیکن سر وعدہ کی بات نہیں ہے مولوی صاحب یہ بے ادبی معاف کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو آپ مجھے کہیں گے کہ میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کا ادھار واپس دے دونگا میرا پیسہ ہے نو لاکھ روپے اس علاقے کا اس کو آپ نے ۹۸، ۹۹ء میں نہیں دیا ہے ۲۰۰۰ء میں وہ نہیں ڈالا گیا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے۔

مولانا امیر زمان (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات): ۲۰۰۰ء میں جو پیسے رکھے ہیں روڈ کے وہ سارے کے سارے بلاک ایلوکیشن میں رکھے ہیں تو آپ کے جو روڈ ہیں۔

پرنس موسیٰ جان: تو کیا ثبوت ہے کہ وہ پیسے آپ ہم کو دے دیں گے یا آپ اس اسمبلی کے فورم پر اس وقت جمالی صاحب مجھے خود کہا میں نے ان سے کہا کہ جی لوکل گورنمنٹ کا مجھے اعتراض تھا ان پر انہوں نے کے یہ اسمبلی کے دوران وہ ٹاؤن کمیٹی کا سیکریٹری بدلا جائے گا وہ آب تک نہیں بدلا گیا جناب۔

جناب اسپیکر: تقریر نہ کریں آپ سوال کریں ضمنی نہیں اگر تقریر کرنی ہے دیکھیں اگر تقریر کرنا مقصود ہے تو اس کو آپ ہاؤس لائیں دوبارہ۔

پرنس موسیٰ جان: جناب تقریر میں کیا کروں اس مظلوم کی بات کوئی مانتا نہیں ہے یہ اتنے مظلوم اور بیچارے غریب ہیں سر اس کا کوئی مانتا نہیں ہے No body cares for then۔

جناب اسپیکر: نہیں جی نہیں ضمنی سوال کرنا ہے سوال پر بس۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا ضمنی سوال ہے لیکن اس میں جناب ایک اہم مسئلہ ہے یعنی پراجیکٹ ایک اسکیم قاعدہ ایلوکیشن ہوگی ہے اسمبلی نے منظور کیا تو جناب والا کون ایسے لوگ ہیں اور کیوں ایسے کرنے ہیں کہ یہ جو عوام کا پیسہ ہے ایلوکیشن ہوا ہے اور وہ اس کو ریلیز نہیں کرتے ہیں۔ (شور)۔

جناب اسپیکر: جناب ایک بولئے دونوں بول رہے ہیں ایک بولئے۔

پرنس موسیٰ جان: آپ کا تربت کا پچاس لاکھ لورالائی جعفرآباد کا وہ کیوں نہیں کٹ گیا ہے۔ آپ کو کوئی مانتا نہیں ہے۔ ہم جانتے ہیں آپ جواب دے دیں عوام کا پیسہ ہے آپ کے جیب سے تو نہیں جاتا ہے یہ بلوچستان گورنمنٹ کا پیسہ اور آپ کو اس کا جواب دینا پڑے گا سر جہاں جعفرآباد کا آتا ہے وہ منظور ہے جہاں لورالائی کا آتا ہے وہ منظور ہے جہاں تربت کا آتا ہے وہ منظور ہے یہ کیوں نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: آپ کا سوال آگیا کہ پیسے منظور تھے آپ نے وہ کام نہیں کیا ایلوکیشن میں رکھی ہوئی تھی ریلیز نہیں کئے بتا دیتے ہیں آپ کو کہ ریلیز کیوں نہیں ہوئی ہے بس اتنی سی بات ہے۔

مولانا امیر زمان (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات): جناب اسپیکر صاحب میں نے گزارش کی کہ وہ جو پیسے ہیں وہ ہم ریلیز کروادیں گے میرا وعدہ ہے کردگاپ کی جو وہ ایک میل کی بات کر رہے ہیں یا جوگیزئی صاحب بات کر رہے ہیں یہ ہم ریلیز کروادیں گے دے دیں گے جہاں تک نصیرآباد کی بات وہ

کرر ہے ہیں وہ آن اپروڈ ہے PSDP میں آپ دیکھ لیں وہ اپروڈ نہیں۔

پرنس موسیٰ جان: سر اگر مولانا امیر زمان زبان کرتے ہیں تو میں یقین کرونگا سر اگر ان کے گورنمنٹ میں کوئی اور زبان کرتا ہے میں یقین نہیں کرونگا ٹھیک ہے وزیر اعلیٰ صاحب نے پچھلے ٹائم مجھ سے زبان کیا کہ آپ کے ٹاؤن کمیٹی کا سیکرٹری بدلا جائے گا وہ بدلا نہیں گیا یہ چیف منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ایک بلوچ ہیں سراب میں اس کی ڑبان پر کیا یقین کرونگا سر وہ بلوچستان کو کیا کہلائیں گے جب اس نے زبان کیا سب دنیا کے سامنے کدھر گیا ان کا ہوڈ۔

جناب اسپیکر۔ آپ تشریف رکھیں۔ دیکھیں جی آپ نے یہ اسپیچ نہیں کرنی ہے یہاں پر۔

پرنس موسیٰ جان: XXXXXXXXXXXXXXXXXX

جناب اسپیکر: الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔ XX بحکم اسپیکر صاحب الفاظ کارروائی سے حذف ہوئے۔

مولانا امیر زمان سینئر منسٹر: جناب جہاں تک پرنس موسیٰ جان اور کچھی صاحب کی باتیں ہیں میں ان سے وعدہ کرتا ہوں کہ وہ پیسے ریلیز کر دیں گے۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب جہاں تک مولانا صاحب دو اسکیمات کا ذکر کیا ہے اس کے علاوہ بہت سے اور اسکیمات ہیں جو 99-1998 میں منظور ہو گئیں لیکن موجودہ سال میں صرف دو کی نشان دہی کی گئی ہے اس کے علاوہ کئی اسکیمات ہیں جو 2000-1999 میں ڈراپ کر دی گئی ہیں آپ کا جو نیا بجٹ آرہا ہے اس میں بھی ڈراپ کر دی گئی ہے کیا ہم اس پر یقین کریں کہ وہ بھی پر اپر بجٹ میں شامل کی جائیں گی۔

جناب اسپیکر: کونسی اسکیمات ہیں وہ دیں۔

سردار محمد اختر مینگل: تفصیل ان کو دے دیتا ہوں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب میرا بھی اسی حوالے سے سوال ہے کہ میں اس کی تائید کرتا ہوں یعنی جو کچھ ہوا پی ایس ڈی پی میں یا جوان کے ڈیمانڈ ہے اس میں منظور ہو جائے اور اس کے باوجود اس پر عمل نہ ہو یہ اسی میں ہمارے پشتون آباد کی ایک باقاعدہ اسکیم ہے اسی لاکھ 98-1997 میں منظور ہوئے

اور پھر 99-1998 بیس لاکھ اور درمیان میں بغیر کسی وجہ کے تمام پیسے چلے گئے اور اب نئے پراجیکٹ میں نہیں ہے۔ (مداخلت)

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر): جناب والا پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب یہ صوبائی حکومت کا یہ اختیار ہے کہ وہ کسی بھی اسکیم کو وہ اے ڈی پی میں ڈالے یا اس کو واپس نکالے یہ ہر حکومت کا اختیار ہوتا ہے اسی طرح پچھلی حکومتوں نے اپنی اسکیمیں اے ڈی پی سے نکالی تھیں ایک حکومت کا اختیار ہوتا ہے جہاں تک پی ایس ڈی پی کا اختیار ہوتا ہے اس میں بعض اسکیمیں شامل ہوتی ہیں بعض شامل نہیں ہوتی ہیں ان کے ساتھ باقاعدہ نشان ہوتا ہے پتہ نہیں ہمارے مولانا صاحب کیوں پریشان ہیں یہ ہر حکومت کا اپنا اختیار ہوتا ہے۔ اسی طرح اختر مینگل صاحب نے بھی بہت سی اسکیموں کو پی ایس ڈی پی سے نکالا اس سے پہلے جو حکومتیں وہ بھی ایسا کرتی تھیں۔ تو یہ صوبائی حکومت کا اختیار ہوتا ہے پرورو گیٹو ہوتا ہے وہ کسی بھی اسکیم کو اگر فنڈ نہ ملے پیسہ نہ ملے کم ہو جائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اختیار ہوتا ہے ابھی صدر کا سپریم کورٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ اختیار ہے لیکن آپ اختیار کو Judiously استعمال کریں گے۔ صوابدیدی اختیار ہوتا ہے لیکن جب یہاں باقاعدہ بجٹ میں منظور ڈیمانڈ ایکسپنچر میں منظور اس کے بعد جب آپ اس کو ختم کرتے ہیں تو اس کے معنی آپ امتیاز کرتے ہیں آپ فرق کرتے ہیں یہ نہیں ہوتا ہے کہ چونکہ آپ کو اختیار ہے تو آپ جو بھی کریں ہم آپ کے نوٹس میں لانا چاہتے ہیں آپ مہربانی کریں کہ اس طرح نہ کیا جائے اور جو پہلے سے اسکیم ہیں پراجیکٹس ہیں ان پراجیکٹس کو بحال کر کے ان پر خرچ کیا جائے یہ عوام کے مفاد میں ہے پراجیکٹس ہیں ان کی اسکیم ہیں اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو آپ یعنی غیر جمہوری عمل کریں گے۔ وزیر صاحب اس پر بات کرے۔

جناب اسپیکر: مولانا صاحب آپ پھر دہرا دیجئے۔ دوبارہ۔

مولانا امیر زمان سینئر منسٹر: جناب اسپیکر جہاں تک یقین دہانی کا سوال ہے وہ میں نے کروا دی کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے جیسا کہ خان صاحب نے کہا ہے۔ جہاں تک خان صاحب گورنمنٹ کے

حوالے سے بات کی ہے تو یہ گورنمنٹ کے اختیار ہیں لیکن چونکہ ہر حلقہ ہر ضلع جیسا کہ وہ گلستان سے تعلق رکھتے ہیں تو ہم نے سب کو ایک ساتھ رکھنا ہے تو لہذا جہاں بھی روڈ ہیں ایک ان کا مسئلہ نہیں ہے کوئی ایسی بات نہیں ہے ان پر ہم نے کام تو کرنا ہے چاہے وہ حزب اختلاف کا حلقہ ہے یا اقتدار والوں کا حلقہ ہے جیسا کہ اختر صاحب نے کہا ایک لسٹ ہے میں بھجوا دونگا وہ بھی بھجوا دیں۔

جناب اسپیکر۔ شکریہ۔ دوسرا۔ سوال۔ سردار محمد اختر مینگل صاحب۔

X ۲۳ ۷۔ سردار محمد اختر مینگل:

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال ۹۹۔۱۹۹۸ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام اے ڈی پی (A.D.P) کے تحت منظور شدہ کل کسقدر اسکیمات پر عملدرآمد ہو چکا ہے۔

(ب) عمل درآمد شدہ اور جاری اسکیمات کا کل کتنا فیصد کام مکمل یا زیر تکمیل ہے نیز ان اسکیمات پر عملدرآمد کروانے والے اداروں کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر منصوبہ بندی ترقیات:

سوال ہذا کا جواب ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب جواب نامکمل ہے اس میں ہوم ڈیپارٹمنٹ کی اسکیمات نہیں ہیں اس میں صرف چند ڈیپارٹمنٹ کی اسکیمات ہیں۔

مولانا امیر زمان سینئر منسٹر: کون سے محکمے کے نہیں ہیں۔

سردار محمد اختر مینگل: اس میں محکمہ تعلیم کے نہیں ہیں ایجوکیشن کے جو جوابات دئے گئے ہیں اس میں اسکیموں کی تعداد نہیں دی گئی ہے تفصیل نہیں دی گئی ہے ریلیز جو کیا گیا ہے وہ نہیں دیا گیا ہے۔

مولانا امیر زمان سینیر منسٹر: اب اپنا تھوڑا سا سوال پڑھ لیں سوال میں لکھا ہوا ہے کہ سال 1998-99 میں سالانہ ترقیاتی پروگرام اے ڈی پی کے تحت منظور شدہ کل کس قدر اسکیمات پر عمل درآمد